اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْم
میڈیا کے بارے میں شوریٰ
علماء مجاہدین کا فتویٰ
سیاسی لوگ
Umar Media
تحریک طالبان پاکستان

میڈیا کے بارے میں شوریٰ علماء مجاہدین کا تاریخی فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور مفتیان شرع متین ان صحافیوں، رپورٹروں اور میڈیا والوں کے بارے میں جو موجودہ جنگ میں مغرب اور سیکولرزم کا ساتھ دیتے ہیں، مجاہدین کو دہشت گرد اور امن دشمن جیسے ناموں سے یاد کرتے ہیں، صلیبی اتحاد میں شامل مرتد افوج کو شہید اور طالبان کو ہلاک کہتے ہیں، اسلام اور پیغمبر ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کا دفاع کرتے ہیں، ڈیموکریسی اور جمہوریت کی دفاع کو اپنی پالیسی کا حصہ سمجھتے ہیں، مسلمانوں میں فحاشی اور بے حیائی پھیلاتے ہیں، اسلامی احکامات کے بارے میں طرح طرح کے پروپیگنڈے کرتے ہیں اور پھر اپنے آپ کو آزاد اور غیر جانبدار کہتے ہیں کیا ازروئے شریعت ان کے لئے یہ آزادی جائز ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں جواب دے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

مستفتی

احسان اللہ احسان

مرکزی ترجمان تحریک طالبان پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ وعلی آلہ ومن والاہ۔
امابعد:

صحافیوں کے حالات:

یہ لوگ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف میڈیا پر پروپیگنڈے کرتے ہیں جیسے ان کو دہشت گرد، انتہا پسند، شدت پسند۔ امن کے دشمن اور دوسرے ناموں سے یاد کرتے ہیں لال مسجد واقعہ رونما ہونے سے پہلے انہی لوگوں نے میڈیا پر شور مچایا تھا کہ ادھر غیر ملکی دہشت گرد ہیں، ان کے پاس اسلحہ ہے، بچوں اور لڑکیوں کو انہوں نے یرغمال بنایا ہے۔ قبائلی علاقوں میں موجود مجاہدین کو غیر ملکی دہشت گردوں کے نام سے پکارتے ہیں، سوات میں طالبان کے خلاف انہوں نے جعلی ویڈیو نشر کی جس میں ان کا جرم شرعی سزا حد یا تعزیر دینا قرار دیا گیا تھا اور اس واقعے کے بارے میں میڈیا میں شدید مذمت کی گئی لیکن جب اُس کی اصلیت واضح ہوئی تو اُسے اُتنی اہمیت نہیں دی کیونکہ اِس سے طالبان کی صفائی سامنے آتی جس کی میڈیا والوں کو اجازت نہیں، گورنر سلمان تاثیر نے جب پیغمبر ﷺ کی شان میں گستاخی کی اور ممتاز قادری نے اس کو مارا تو میڈیا والوں نے اس گستاخ کو شہید اور ممتاز قادری کو ایک ظالم اور قاتل کی شکل میں پیش کیا، انہی لوگوں نے شور و غوغا کیا کہ طالبان نے سوات میں امن خراب کیا ہے اور شرعی احکام کے نفاذ، عورتوں کے لئے پردے کو لازمی قرار دینے کو انہوں نے بدامنی قرار دیا، اور جب حکومت نے صحافیوں اور میڈیا والوں کے پروپیگنڈے کے ذریعے آپریشن کے لئے راہ ہموار کی اور ظالمانہ آپریشن کیا تو انہی میڈیا والوں نے اس بات کا اعلان کیا کہ سوات میں امن بحال ہو چکا ہے جبکہ امن بحال کرنے کی علامت اُن میلوں کا انعقاد تھا جس میں مرد اور عورتوں کا مخلوط رقص اور ناچ گانا اور انگریز ممالک سے آنے والے کافر سیاحوں کے لئے یہاں فحاشی و عریانی کا موقع فراہم کیا گیا، سینما شوز لگائے گئے، خود میں نے ریڈیو پر سنا کہ ایک آدمی مینگورہ بازار میں فلمی کیسٹیں بیچتا تھا، میڈیا والے اس سے انٹرویو لے رہے تھے، وہ کہہ رہا تھا کہ امن بحال ہو

ا،وہ سوات جس میں سینما اور ویڈیو سنٹر اڑائے جاتے تھے اب اسی سوات کے مین بازار میں ایک شخص ہتھ ریڑی میں فلمی کیسٹیں بیچتا ہے، یہ ہے امن۔۔۔۔

اس کے علاوہ یہ "غیر جانبدار" صحافی اور میڈیا والے یہودیوں کو یہودی، امریکیوں کو امریکی اور دوسرے ممالک کے افواج کو ان کے ناموں مثلاً، (   ) میرینز، ملیشیا اور دوسرے ناموں سے پکارتے ہیں جبکہ مجاہدین کو دہشت گرد اور شر پسند وغیرہ کے ناموں سے یاد کرتے ہیں، ان کی ٹی وی چینلوں پر عورتیں بے پردہ سکرین پر نظر آتی ہے جس سے معاشرے میں فحاشی کو فروغ ملتا ہے، یہ اُن ڈراموں اور فلموں کے علاوہ ہے جو ان چینلوں سے نشر ہوتی ہیں، رمشا مسیح کا کیس لڑکی "جو ۱۶ سال یا ۲۵ کی تھی" جس نے قرآن کے اوراق جلائے تھے، انہی میڈیا والوں نے اس کو بچی قرار دینے کا ڈرامہ رچایا، پھر انہوں نے اُن مولوی صاحب (خالد جدون) کے خلاف شور مچایا جنہوں نے مسیحی لڑکی کے خلاف گواہی دی تھی کہ اُنہوں نے جھوٹی گواہی دی ہے اور اُن کے خلاف دو گواہان کے بیانات کو زور و شور سے میڈیا پر پیش کیا گیا لیکن جب ان دو گواہان نے دوبارہ ہائی کورٹ میں گواہی دی کہ پولیس نے ان کو مولوی صاحب کے خلاف بیان دینے کے لئے مجبور کیا تھا تو انہوں نے اِن گواہوں کے تردیدی بیانات کو وہ کوریج و اہمیت نہیں دی جو مولوی صاحب کے خلاف بیان کو دی تھی۔

اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آج کل میڈیا اس موجودہ رائج کفری نظام کی تبلیغ کے لئے ایک مضبوط ادارہ ہے، وہ نظام جس نے شرعی احکامات کے بل کو تین دفعہ فیل، نامنظور اور رد کیا، جس نظام نے انسان کو یہ حق دیا ہے کہ وہ اپنے لئے قانون سازی کرے اور شریعت اسلامی ان کی قانون سازی کے لیے واحد سرچشمہ نہیں بلکہ کفار کے خود ساختہ قوانین کو جوڑ توڑ کر ایک مغلوبہ تیار کیا گیا ہے جس کا احترام مسلمانوں کو شب و روز سکھایا جاتا ہے، اس نظام میں پارلیمنٹ میں بیٹھے اراکین کو اختیار ہے کہ اگر وہ چاہیں تو شریعت کو منظور کر سکتے ہیں اور اگر نہ چاہیں تو رد بھی کر سکتے ہیں، اسی جمہوریت کی بقا، مضبوطی اور استحکام کے لئے یہ میڈیا برملا تبلیغ کرتا ہے۔

جمہوری روایات کے مطابق اور مغرب کے راستے پر چلنے والا یہ میڈیا عورت کو گھر سے نکلنے، اس کو مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنے کی دعوت دیتا ہے اور اس کے لئے باقاعدہ پروگرام کیے جاتے ہیں۔

کسی بھی کاروائی کے بعد میڈیا باقاعدہ حکومت کو مشورے دیتا ہے کہ ان کو سیکورٹی سخت کرنی چاہئے، ان کو اپنے اندر جاسوسوں کے بارے میں معلومات کرنی چاہئے، خود میں نے مہران بیس ہر حملے کے بعد جیو ٹی وی پر دیکھا کہ اگر حکومت اس سے پہلے جی۔ ایچ۔ کیو میں ملوث مجرمان کو سزا دیتی تو آج یہ کاروائی رونما نہ ہوتی اور پھر یہ لکھا کہ کہیں فوج کے اندر تو کالی بھیڑیں موجود نہیں ہیں؟ وغیرہ وغیرہ اس کے علاوہ بہت سے ایسی باتیں ہیں جس کو میڈیا سننے اور دیکھنے والے دیکھتے اور سنتے رہتے ہیں، ہم نے اختصار کی وجہ سے بہت سے ایسی باتوں کو ذکر نہیں کیا۔

نیز میڈیا والوں نے مجاہدین کے خلاف فلمیں اور ڈرامے بنائے ہیں جو انتہائی جھوٹ پر مبنی ہے اور اس میں طالبان کو بدنام کرنے کی مکمل سازش ہے یہ لوگ اِن فلموں کو اپنے چینلوں پر چلاتے ہیں اور لوگوں کے سامنے طالبان کی غلط تصویر پیش کرتے ہیں۔

صحافیوں کی حقیقت:

ان کے شرعی نام مندرجہ ذیل ہیں۔

(1)۔**مُرجِفْ:**۔ شریعت کی اصطلاح میں اسلام اور کفر کے درمیان جنگ کے دوران مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے والے کو مرجف کہا جاتا ہے۔

(2)۔**مقاتل:**۔ یعنی کفار اور ان کے معاونین کو مسلمانوں کے خلاف جنگ پر ابھارتے ہیں اس مقصد کے لئے صحافی لوگ عوام الناس میں طالبان کو برے ناموں سے یاد کرتے ہیں، ان کے لئے وہ اصطلاحات استعمال کرتے ہیں جو جنگ کے لیے ماحول بناتے اور ذہن سازی ہوتی ہے جیسے امن دشمن، انتہاپسند وغیرہ۔

(3)۔**ساعی بالفساد:**۔ زمین میں فساد پھیلانے والے، اللہ کے احکامت سے اعراض سراسر فساد ہے جبکہ اللہ کا دین سراسر امن ہے، پردہ اللہ کا حکم ہے، عورت کا گھر کے اندر زندگی گزارنا اللہ کا حکم ہے اور یہ لوگ عورتوں کے باہر آنے اور چادر اتارنے کی زبانی اور عملی تبلیغ کرتے ہیں، عورتوں کی بے پردگی اور اُن کا بلاضرورت گھر سے یعنی "باہر آنا فساد ہے، معاشرے کا بگاڑ ہے، جس کے لئے میڈیا کوشش کرتا ہے چنانچہ یہ لوگ "ساعی الفساد

فساد کو پھیلانے کی کوشش کرنے والے ہیں۔

مرجف کا حکم:۔ مرجف کا حکم قرآن نے یوں بیان کیا ہے،*

وَّ الْمُرْجِفُوْنَ فِی الْمَدِیْنَۃِ لَنُغْرِیَنَّکَ بِہِمْ ثُمَّ لَا ٗلَ لَّمْ یَنْتَہِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِہِمْ مَّرَض یُجَاوِرُوْنَکَ فِیْہَآ اِلَّا قَلِیلاً مَّلْعُوْنِیْنَ اَیْنَ مَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِیْلاً ہ

ترجمہ: اگر یہ منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے اور جو (مدینے کے شہر میں) بُری بُری خبریں اڑایا کرتے ہیں (اپنے کردار) سے باز نہ آئیں گے تو ہم اُن پر قابو دیدیں گے پھر وہاں تمہارے پڑوس میں نہ رہ سکیں گے مگر تھوڑے دن" وہ بھی لعنت کئے ہوئے"، جہاں پائے جائیں پکڑے جائیں اور جان سے مارڈالے جائیں۔

(سورۃ الاحزاب-٦١)

اس آیات کریمہ میں اللہ جل جلالہ مؤمنین کو، مرجفین اور پروپیگنڈے پھیلانے والوں کے قتل کا حکم دیتے ہیں اور مرجفین ومنافقین کو تنبیہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے ان مذموم افعال سے باز آجائیں ورنہ ان کا انجام خطرناک ہو گا۔

مفسرین کے اقوال پر غور کرنے سے مرجفین کے احوال اور ان کی سزا کے بارے میں مندرجہ ذیل نکات سامنے آتے ہیں۔

1۔ جھوٹی خبریں پھیلانے والے اور اس کو سچ ثابت کرنے کے لئے بار بار دُہرانے والے جیسا کہ التحریر والتنویر میں،

وفیہ معنی کون الاخبارکاذبہ او مسیءۃ لا صحابھایعیدونھافی المجالس لیطمئن السامعون لھا مرۃ بعد مرۃ بانھاصادقۃ۔

ترجمہ: اس سے مراد جھوٹی یا سننے والوں کو پریشان کرنے والی خبریں ہیں جو مجالس میں بار بار دہراتے ہیں تاکہ سامعین بار بار سن کر اس پر یقین کرلیں کہ یہ سچ ہے۔

آج کا میڈیا یہ کام بہت خوب کر رہا ہے صبح سے شروع ہوتا ہے کہ فلاں جگہ طالبان کمانڈر پکڑا گیا، فلاں جگہ فوج نے قبضے میں لے لیا وغیرہ اور شام تک اسے دہرایا جاتا ہے اور ساتھ ساتھ لوگوں کو بار بار اشتہارات کے ذریعے یہ بھی باور کرایا جاتا ہے کہ ہمارا ادارہ سچ پھیلانے والا ادارہ ہے۔

مسلمانوں کے لشکروں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے شکست کھائی، وہ قتل ہو گئے، گرفتار ہو گئے وغیرہ۔۔۔۔

2: جیسا کہ نسفی رحمتہ اللہ فرماتے ہیں

المرجفون فی المدینہ ہم اناس کانوایرجفون باخبارالسوء عن سرایارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقولون ہزمواوقتلو اوجریٰ علیھم کیت وکیت یکسرون بذالک قلوب المؤمنین۔

:اور جیساکہ التحریر والتنویرمیں ہے

ویتحدثون عن سرایا المسلمین فیقولون ھزموا واسراع فیھم القتل او نحوذالک لایقاع الشک فی نفوس المسلمین والخوف۔

اور مسلمان لشکروں کے بارے میں کہتے ہیں انہوں نے شکست کھائی، بہت زیادہ قتل ہوئے اور اسی طرح کی دوسری باتیں جو مسلمانوں کے دلوں میں شک اور خوف ڈالنے کے لئے ہوتی ہے۔ بالکل ایسا لگ رہا ہے جیسا کہ آج کل کے میڈیا والوں کو دیکھ کر یہ عبارت لکھی گئی ہے! یہ میڈیا والے بھی طالبان اور مجاہدین کے خلاف ایسے الفاظ کہہ رہے ہیں، کبھی کہتے ہیں کہ فلاں علاقہ طالبان سے صاف کیا گیا، کبھی کہتے ہیں کہ سو مارے گئے، کبھی کہتے ہیں ہزار مارے گئے۔۔۔ حتی کہ اگر پہلے دن سے حساب لگایا جائے تو آج تک ان کے میڈیا پر مارے گئے طالبان کی تعداد طالبان کے مجموعی تعداد کے دس گنا سے بھی زیادہ ہو گی۔

3۔ فحاشی اور بے حیائی پھیلاتے ہیں جیسا کہ منافقین کا سردار عبداللہ ابن ابی ابن سلول نے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے خلاف میڈیا گرم کیا تھا، ابن سلول اور اُس کے حامیوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

- انَّ الَّذِیْنَ یُحبّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَاب'' اَلِیْم'' لا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ط وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ہ

ترجمہ "اور جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی (یعنی تہمت کی خبر، بدکاری) پھیلے ان کو دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہو گا اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

التفسیر الحدیث میں جیسا کہ ہم نے پہلے نقل کیا، و تتمثل كذالک فی الذین یشیعون الفاحشة بین الناس اور اسکی شکل آپ کو ان لوگوں میں بھی ملے گی جو لوگوں کے درمیان بے حیائی اور بدکاری پھیلاتے ہیں۔ آج کل اس صورت کو بیان کرنے کے لئے بھی لمبی چوڑی عبارتیں ذکر کرنے کی ضرورت نہیں، ایک دن کوئی ان کے ٹی وی چینلز دیکھے معلوم ہو جائے گا، اب تو خبروں کے لئے بھی نیم برہنہ عورتیں سکرین پر آتی ہیں، نامحرم مردوں کے ساتھ بے پردہ عورتیں خبریں سناتی ہیں جو کہ معاشرہ میں اس طرح کا ماحول پیدا کرنے کے لئے عملی تبلیغ ہے، ان کے وقفے بے حیائی اور بدکاری کے دعوت ہوتے ہیں، حتیٰ کہ ڈانس، گانے اور دوسری منکرات و فحاشی کو مسلمان قوموں کی ثقافت بتاتے ہیں، خاص کر ڈیوہ ریڈیو، ریڈیو آپ کی دنیا، مشال ریڈیو وغیرہ پختون قوم کو یہ فکر دلانے میں مصروف ہیں کہ یہ آپ کا کلچر اور ثقافت ہے جسے طالبان نے برباد کر دیا۔

4۔ مسلمانوں میں کفار کے مفادات کی تکمیل کرتے ہیں اُن کی گلوبلائزیشن اور عالمگیریت کے لئے، ان کی ثقافت اور تہذیب کو میڈیا پر دکھاتے ہیں، اس کی تبلیغ کرتے ہیں، مسلمانوں میں ان جیسا معاشرہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور مسلمانوں کو ان کا غلام بنانے کے لئے راستہ ہموار کرتے ہیں جیسا کہ التفسیر الحدیث میں ہے،

تتمثل فی الذین یتخذون الطغاة والظالمین والأعداء أولیاء
یبغون عندهم العزةویساعدونهم علی اذلال امتهم واستبعادہ
اویخونون مصالح بلادهم وامنها بسیل منافعهم۔

یہ صورت دیکھی جاسکتی ہے ان لوگوں میں جو طواغیت اور ظالم لوگوں کو دوست بناتے ہیں، ان کے پاس عزت تلاش کرتے ہیں، ان کی مدد کرتے ہیں، اپنی قوم کو ذلیل اور غلام بناتے ہیں، اپنے ملکوں کے مفادات کو کفار کے مفادات کے لیے قربان کر ڈالتے ہیں، آج کل بعض ریڈیو اور ٹی وی چینلوں پر باقاعدہ اس بات کی تبلیغ کی جاتی ہے کہ مسلمان علاقوں میں ایسی اور ویسی مشکلات ہیں، رائی سے پہاڑ بناتے ہیں، لیکن مغرب اور امریکہ میں رہنے والے مسلمانوں کی زندگی کے بارے میں بتاتے ہیں کہ اُن کی زندگی امریکہ میں بہت اچھی ہے، اُن کا دین محفوظ

ہے حالانکہ وہ بے چارے دین کو نماز، روزے میں منحصر خیال کرتے ہیں، وہ نہیں جانتے کہ اُن کا آدھا دین جو کہ اسلامی نظام ہے، برباد ہو چکا ہے، اُن کی نسلیں ضائع ہو چکی ہیں، نہ بیٹے پر قابو ہے اور نہ بیٹی کا کچھ پتہ ہے کہ کیا کیا گل کھلائے جارہے ہیں۔ بس اللہ ہی رحم فرمائے آمین۔۔

5۔ یہ میڈیا والے کفری لشکروں کی بڑائی بیان کرتے ہیں، جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ غزوۂ احزاب کے موقع پر منافقین نے کہا تھا کہ ایسے لشکر آئے ہیں جن کا مقابلہ مسلمان نہیں کر سکتے، تبوک کے موقع پر مرجفین نے کہا تھا کہ تبوک سے مسلمان واپس نہیں آئیں گے بلکہ یہ وہاں گرفتار ہو جائیں گے وغیرہ، آج کل میڈیا والے بھی کافر لشکروں کی بڑائی بیان کرتے ہیں، ان کے اسلحہ اور ساز و سامان کا میڈیا پر اتنا چرچا کرتے ہیں کہ ایک بے خبر مسلمان خود بخود یہ فیصلہ کر لیتا ہے کہ ان سے جنگ پہاڑ سے سر مارنے کے برابر ہے، حتی کہ کفار کے صف میں موجود منافقین اور مرتدین کو شہید اور طالبانِ شریعتِ محمدی ﷺ کو ہلاک کہتے ہیں، ۲۰۰۹ کے بعد انہوں نے تو طالبان کے خلاف ڈرامے اور فلمیں بھی بنائی ہیں جس میں طالبان کی بدنامی کی جاتی ہے، اُن کی جرأت مندانہ کاروائیوں کو بزدلانہ کاروائی قرار دیا جاتا ہے، اُن کے خلاف جھوٹ پھیلاتے ہیں وغیرہ۔ یہ ہوئیں صحافیوں اور میڈیا والوں کی چند صفات......اب ان کے حکم کا تذکرہ کرتے ہیں۔

1۔ ان کا ایک حکم ہے اسلامی ملک سے ان کو نکالنا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لنغرینک بھم ثم لایجاورونک فیھاالاقلیلا

اے پیغمبر! ہم آپ کو اُن پر مسلط کر دیں گے پھر وہ تمہارے پڑوس میں نہ رہ سکیں گے مگر تھوڑے دن، چنانچہ اگر اسلامی حکومت قائم ہو تو امیر المؤمنین ان کو جلاوطن کر دے گا۔

2۔ دوسرا یہ کہ ملعون یعنی اللہ کی رحمت سے دور ہوں گے۔

3۔ تیسرا یہ کہ جہاں پائے جائیں گرفتار کئے جائیں گے۔

4۔ چوتھا یہ کہ گرفتاری کے بعد چھوڑے نہیں جائیں گے بلکہ قتل کئے جائیں گے۔

:جیسا کہ امام قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

فھذافیہ معنی الامرباخذہم وقتلھم اذاکانوامقیمین علی النفاق والارجاف۔

ترجمہ: پس یہ امر کے معنی ہے ان کے پکڑنے اور قتل کرنے پر جب وہ اپنے نفاق اور پروپیگنڈہ کرنے پر قائم ہو۔

:اور ایسر التفاسیر میں ہے

فاینماوجد واکانوافی ذلۃ ،معرضین للاخذوالقتل فی کل حین وھذہ سنۃ اللہ۔

ترجمہ: اور جہاں کہیں پائے جائیں گے وہ ذلت میں ہوں گے گرفتاری اور قتل کا سامنا کریں گے، یہ اللہ کی سنت ہے۔

اور تفسیر وسیط میں ہے:

فاذاماأدرکواوظفربھم، أخذوأساری أذلاء۔

ترجمہ: اور جب پائے جائیں اور ان پر غلبہ حاصل ہو جائے تو ذلیل قیدی بن کر گرفتار ہوں گے۔

اور ان کے قتل کے بارے میں علامہ صوفی عبد الحمید صاحب کا ارشاد بھی اسی آیت کے تحت ملاحظہ فرمایئے جو ہم نے پہلے ذکر کیا۔

5۔پانچواں یہ کہ قتل بھی سخت ترین قتل ہو گا،اس لئے کہ قتّلوا مشدد اور تقتیلا مصدر تاکید کے لئے ہے۔

تفسیر وسیط میں ہے وقتلوا تقتیلاشدیدا۔

اور تفسیر حدیث میں ہے لیقتلواقتلاذریعابدون ھوادۃ واستشناء وتساھل این ماوجدوا۔

ترجمہ : تا کہ گلا گھونٹ کے مارے جائے بغیر کسی نرمی، استثناء اور چشم پوشی کے۔

اور التحریر التنویر میں ہے وایضاھوشدید فی کونہ سریعالاامھال لھم فیہ۔

ترجمہ : اور سی طرح وہ سخت ہے تیزی میں ان کو مہلت نہ دینے میں۔

6۔ یہ کہ ان کے بہت سے یا تمام افراد قتل کئے جائیں گے جیسا کہ نسفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

والتشديدل على التكثير اور قتلوا کا مشدد ہونا تکثیر پر دلالت کرتا ہے۔

جیسا کہ التحریر والتنویر میں ہے:

والتقتيل قوة القتل،والقوة:هنابمعنى الكثرة لان الشيء الكثيرقوى فى اصناف نوعہ۔

ترجمہ : اور تقتیل قوۃ القتل ہے اور قوت یہاں کثرت اور زیادت کے معنی پر ہے اسلئے کہ زیادہ چیز اپنے نوع کے اضاف میں قوی ہوتا ہے۔

جبکہ تفسیر حدیث کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے تمام افراد قتل کئے جائیں گے اور کسی کو استثناء حاصل نہیں ہو گا،

ليقتلوا قتلاذريعابدون هوادة واستشناء۔

ترجمہ : تاکہ گلا گھونٹ کے مارے جائیں بغیر کسی نرمی اور استثناء کے۔

7۔ ساتواں یہ کہ یہ حکم عام ہے اور کسی زمانے اور مکان کے ساتھ مختص نہیں ہے۔ علامہ اسعد فرماتے ہیں

وهذه سنة اللہ،وهذاهوشرعہ فى المنافقين،وفى امثالهم فى كل زمان ومكان۔

ترجمہ : اور یہ اللہ کی سنت ہے، اور یہ اس کا قانون ہے منافقین اور ان جیسے لوگوں کے لئے ہر زمان اور مکان میں۔۔۔

:جبکہ تفسیر حدیث میں ہے

ومع خصوصية الآيات الزمنية والموضوعية فالذى يتبادرلنااان حكمهاعام شامل ومستمروموكول لأولى الامرفى المسلمين حديث توجب علهيم سلوك سبيل الشدة فى القمع لتنكيل مع من لم يرتد ع عن موقف الأذى الدس والارجاف لسلامة المجتمع وطمأنينتہ۔

ترجمہ : باوجود اس کے کہ یہ آیتیں کسی خاص زمانے اور خاص مقام سے تعلق رکھتی ہیں لیکن بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس کا حکم عام اور ہمیشہ کے لئے ہے اور مسلمانو کے امیر کے حوالے ہے اس لئے کہ یہ آیتیں بتارہی ہیں کہ ان لوگوں کے ساتھ جو اذیتیں پہنچانے اور پروپیگنڈہ کرنے والے موقف سے پیچھے نہیں ہٹتے، ان کو جڑ سے

اُکھیڑ پھینکنے میں شدت کا راستہ اختیار کرنا واجب ہے تاکہ معاشرہ محفوظ اور پر امن ہو۔

8۔ یہ حکم اس وقت تک ہے جب تک یہ لوگ اپنے ان مذموم افعال سے باز نہیں آجاتے جیسا کہ قرآن کریم کی آیات: لئن لم ینتہ اس پر دال ہے علامہ اسعد کا قول ہم نے ذکر کیا کہ،

اذاستمرواعلی کفرھم وعنادھم،ولم یرجعواعماھم فیہ من غی وضلال ، فان اللہ یسلط علیھم اھل الایمان ،وسنۃ اللہ لایستطیع احدتبدیلھاولاتغیرھا۔

ترجمہ: جب تک وہ اپنے کفر اور اسلام دشمنی پر قائم ہوں اور گمراہی سے رجوع نہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کے اوپر اہل ایمان کو مسلط کر دے گا، اور اللہ کا قانون کوئی بھی بدل نہیں سکتا۔

اور تفسیر وسیط میں ہے:

وھذاحکم اللہ۔فیھم حتیٰ یقلعواعن نفاقم واشاعتھم قالۃ السوء فی المؤمنین، وایذاءھم للمسلمین والمسلمات۔

ترجمہ: اور یہ اللہ کا حکم ہے ان منافقین، مرجفین اور فساق کے بارے میں حتیٰ کہ وہ اپنے نفاق، بری باتوں کو پھیلانے اور

مسلمانوں مردوں اور عورتوں کو ضرر پہنچانے سے باز آجائیں۔

چوتھے مقدمہ میں معلوم ہو کہ اگر جرم کرنے والے اسلامی حکومت میں ہوں اور اتنی تعداد میں ہوں جن پر اسلامی حکومت قابو پا سکے تو ان کو گرفتار کر کے شرعی سزا دی جائے گی لیکن اگر اتنے زیادہ ہوں کہ اسلامی حکومت ان کو سزا دینے پر قادر نہ ہو یا اسلامی حکومت قائم نہ ہو تو ایسی صورت میں اس گروہ کو "طائفہ ممتنعہ" کہا جاتا ہے اور اُن کے خلاف مسلمانوں پر جنگ واجب ہو جاتی ہے، یہ لوگ چونکہ کثیر مقدار میں ہیں، حکومتی ادارے ان کی سیکورٹی پر مامور ہیں اور اسلامی حکومت بھی قائم نہیں ہے، اس لئے مجاہدین کو ان کے خلاف جنگ کرنی چاہئے اور جہاں ہاتھ آئیں قتل کرنا چاہیے۔ چونکہ قرآن کریم نے ان کے خلاف کارروائی کرنے سے پہلے ان کو تنبیہ کی تھی کہ وہ اپنے برے اعمال سے باز آجائیں۔ مفسرین کے مطابق وہ لوگ اپنے ان

اعمال سے باز آ گئے اس لئے اُن کے خلاف کارروائی نہیں ہوئی، لہٰذا مجاہدین کو بھی چاہئے کہ پہلے ایسے لوگوں کو دھمکی دیں تا کہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف زبان درازی سے باز آجائیں، جو باز آجائیں ان کو معاف کیا جائے اور جو باز نہ آئیں اُن کے خلاف سخت ترین کاروائی کی جائے

امام ابو بکر جصاص رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وأخبر تعالیٰ باستحقاقهم النفی والقتل اذالم ینتهواعن ذالک
فأخبرتعالیٰ ان ذالک سنة اللّٰه وهوالطریقة المأمورة بلزومهاواتباعها۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے بتادیا کہ اگر وہ اس کام سے نہ رُکیں تو ان کا حکم جلاوطنی یا قتل ہے، یہ اللہ کا طریقہ اور راستہ ہے جس کے مضبوط پکڑنے اور اتباع کا حکم کیا گیا ہے۔

مقاتل:۔ اب آتے ہیں دوسرے نام کی طرف کہ مقاتل کسے کہتے ہیں؟ اور شرعی مقاتلین کون کون ہیں؟ اور * کیا صحافی حضرات اور میڈیا والے شرعاً مقاتلین میں شمار ہوتے ہیں۔؟

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن اشرف یہودی کو باوجود اس کے قتل کیا کہ وہ بوڑھا تھا اور بوڑھے جنگ میں نہیں مارے جاتے، یہودی کے ساتھ مسلمانوں کا معاہدہ تھا لیکن اسلام، مسلمانوں اور پیغمبرؐ کے بارے میں گستاخانہ لہجہ استعمال کرنے کی وجہ سے پیغمبرؐ نے اس کو قتل کرنے کا حکم دیا اور وہ معاہدہ جو یہود کے ساتھ جنگ بندی پر تھا اس کے حق میں کالعدم قرار دیا گیا، اس نے وہ معاہدہ تلوار سے نہیں بلکہ زبان سے توڑا تھا، بخاری شریف میں اس کا مکمل تفصیلی واقعہ موجود ہے۔ اُس روایت میں اس کے قتل کا سبب یوں بیان کیا گیا ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من لکعب بن الاشرف؟فانه قدآذی اللّٰه ورسوله"

ترجمہ: کوئی ہے کعب بن اشرف کے لئے؟ اس نے اللہ اور رسول کو تکلیف پہنچائے ہیں۔

وہ تکلیف جو کعب یہودی نے پہنچائے تھی، وہ کیا تکلیف تھی؟

ابن سعدؒ طبقات میں فرماتے ہیں:

الیھودی ذی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؛ فانہ کان شاعراوکان یھجورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ ویحرّض کفار قریش علھیم،وذھب مکۃ وجعل یبکی علی قتلی بدر، ویحرّض علی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حتی اجمعوالوقعۃ احد ۔۔۔۔۔۔

ترجمہ: کعب بن اشرف، رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو اذیت پہنچانے والا ایک یہودی تھا، ایک شاعر تھا اور پیغمبر علیہ السلام اور اُن کے صحابہ کی ہجو (شعر کی صورت میں برا بھلا کہنا) کرتا تھا، وہ کفار قریش کو مسلمانوں کے خلاف ابھارتا تھا، وہ مکہ جا کر بدر میں مارے گئے کفار پر رویا کرتا اور ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ابھارتا حتی کہ وہ احد کے جنگ کے لئے جمع ہوئے۔

فائدہ: کعب بن اشرف کے بارے میں ابن سعد کی عبارت کو پڑھ کر چند صفات سامنے آتی ہیں جو کہ بالکل آج کعب یہودی کے فرزندوں یعنی اِن میڈیا والوں میں موجود ہیں۔

1۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کا ہجو بیان کرنا، آج کل میڈیا والے بھی ایسا ہی کرتے ہیں، وہ برے القاب جو میڈیا والے مجاہدین کے لئے استعمال کرتے ہیں چند بطورِ مثال ذکر کئے گئے ہیں: دہشت گرد، شر پسند، امن کے دشمن وغیرہ۔

2۔ ہجو شعر میں بیان کرنا، شعر نفس میں زیادہ اثر کرتا ہے، آج کل میڈیا کا مجاہدین کے ہجو بیان کرنے اور ان کے مخالفین کی صفات بیان کرنے کا طریقہ شعر سے بھی زیادہ مؤثر ہے، اگرچہ شعر کا سلسلہ بھی ان کی طرف سے جاری ہے نیز وہ ڈرامے جو طالبان کے خلاف بنائے گئے ہیں جنہیں باقاعدہ ٹی وی پر چلایا جاتا ہے وہ شعر سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔

3۔ وہ بدر میں مارے گئے کفار پر روتا تھا اگرچہ وہ یہودی تھا اور یہودیوں کو اپنے یہودیوں کے علاوہ کسی کے ساتھ ہمدردی نہیں ہوتی، وہ جھوٹ روتا تھا، رونے سے اس کا مقصد کفار مکہ کے جذبات ابھارنا تھا، یہی حال آج کل ان

میڈیا والوں کا بھی ہے، کسی کے مرنے کی اُنہیں پرواہ نہیں ہوتی، وہ برابر اپنے پروگراموں میں موسیقی چلاتے ہیں، کسی کے مرنے سے ان کا میڈیا گرم ہو جاتا ہے لیکن بعض اوقات مسلمانوں اور مجاہدین کے خلاف لوگوں کے جذبات ابھارنے کیلئے روتے بھی ہیں اور غمگین انداز میں اس واقعے کو بیان کرتے ہیں، واضح رہے کہ سیکورٹی فورسز کے مردار اہلکاروں کو شہید کے مبارک لقب سے نوازنا صرف اسی پروپیگنڈے کا حصہ ہے جو طالبان کے خلاف جاری ہے۔

4۔ کعب نے کفار کو مسلمانوں کے خلاف ابھارا حتیٰ کہ وہ مسلمانوں کے خلاف جنگ احد لڑنے کے لئے جمع ہوئے اسی طرح یہ صحافی بھی قوم کو اس جنگ پر مطمئن کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو طالبان کی خلاف لڑی جارہی ہے اور پاکستانی قوم کو (جو اس جنگ کو اپنی جنگ نہیں مانتی) یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ جنگ ان کی اپنی جنگ ہے، میڈیا نے سوات میں جعلی ویڈیو نشر کر کے اس بات کے لئے راستہ ہموار کیا کہ طالبان کے ساتھ معاہدہ توڑا جائے اور ان کے خلاف جنگ کی جائے۔

کعب بن اشرف کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم دیا، اُس سے چند باتیں سامنے آتی ہیں۔

1۔ میڈیا اور زبان سے جنگ کرنا باقاعدہ جنگ کا حصہ ہے، اس جنگ میں حصہ لینے والے مقاتلین شمار ہوتے ہیں، میڈیا ایک خطرناک ترین ہتھیار ہے، اس لئے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاہدے کو جو مسلمانوں اور یہودیوں کے درمیان ہوا تھا اور اس میں دونوں طرف سے تلوار چلانے پر پابندی لگائی گئی تھی توڑا اور اس میں تلوار چلائی کیوں کہ کعب نے اس سے پہلے زبان چلائی تھی؛ پس پیغمبر ﷺ کا معاہدے میں تلوار چلانے کے جواز کے لئے زبان استعمال کرنے کو سبب ٹھہرانا اس بات کی دلیل ہے کہ زبان کی جنگ تلواروں کی جنگ سے خطرناک ہے، اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن خطل کو اس کی دو لونڈیوں سمیت فتح مکہ کے موقع پر جب عام معافی کا اعلان ہوا معاف نہ کیا کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی برائی بیان کیا کرتے تھے، چنانچہ عمدۃ القاری میں ہے:

كان يهجورسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت له قينتان تغنيان بهجاء المسلمين۔

ترجمہ: اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو کرتا تھا اور اس کی دو لونڈیاں تھیں جو مسلمانوں کی ہجو کرتی تھیں۔

2۔ کعب بن اشرف بوڑھا تھا اور بوڑھے جنگ میں نہیں مارے جاتے لیکن اس کی زبان کی زہر نے اس کے قتل کا جواز پیدا کیا۔

3۔ اس سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ محرّض علی القتال یعنی جنگ پر ابھارنے والے بھی جنگ کرنے والوں کے حکم میں داخل ہیں یعنی جیسا کہ وہ قتل کئے جاتے ہیں یہ بھی قتل کئے جائیں گے، چنانچہ الاختیار لتعلیل المختار میں عبداللہ بن محمود حنفی موصلی لکھتے ہیں:

ولایقتلوامجنونا ولا امرأۃ،ولاصبیا،ولاأعمی،والامقعدا،ولامقطوع الیمین،ولاشیخافانیا،ولاأن یکون احدہ ہؤلاء ملکا،اوممن یقدرعلی القتال،اور یحرض علیہ،او لہ رأی فی الحرب ۔۔۔

ترجمہ: اور قتل نہیں کریں گے دیوانہ، نہ عورت، نہ اندھا، نہ اپاہج، نہ وہ شخص جس کا دایاں ہاتھ کٹا ہوا ہو اور نہ ہی بوڑھا، لیکن اگر ان میں سے کوئی بادشاہ ہو یا جنگ پر قادر ہو یا جنگ پر لوگوں کو ابھارتا ہو یا جنگ میں اس کی رائے معتبر ہو (جیسے جنگی ماہر قوماندان)

* ساعی بالفساد:۔ یعنی معاشرے میں فساد پھیلانے والے جیسا کہ ذکر کیا گیا کہ اِن کے اعمال جیسے بے پردہ عورتوں کو پوری دنیا کے سامنے شو کرنا۔ قسما قسم بے ہودہ فحش پروگراموں کو چلانا، ریڈیو پر ہیجان انگیز گانوں کا نشر کرنا اور اس کو کلچر اور تہذیب کا نام دینا، امریکی اور مغربی تہذیب کو عالمگیر بنانے کی کوشش کرنا، طالبان کے خلاف عورتوں کے لئے پردہ لازم قرار دینے پر فتویٰ بازی کرنا وغیرہ یہ سب ایسے اعمال ہیں جو فساد کے زمرے میں آتے ہیں، اِسے فقہاء "سعی بالفساد" بگاڑ کی کوشش سے تعبیر کرتے ہیں، ایسے کام اگر کسی سے ذاتی طور پر صادر ہوں تو اس کے لئے شرعی سزائیں ہیں جو کہ بعض مقرر اور بعض امراء امت کے حوالے ہیں، لیکن اگر کوئی اس طرح کے کاموں کو فروغ دیتا ہو اور فحاشی و عریانی پھیلانے کی کوشش کرتا ہو تو وہ شخص ساعی بالفساد ہے اور اُسے قتل کرنے کی اجازت ہے، خصوصا جب ایسے لوگ منظّم گروہ کی شکل میں معاشرے کو بگاڑنے کے جرم کا

ارتکاب کریں اور بجائے غلطی تسلیم کرنے کے باقاعدہ دفاع بھی کریں، جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے کہ اِن مفسدین کی حکومتی اور عالمی طور پر سرپرستی اور حفاظت کا بندوبست کیا جاتا ہے۔

ردالمحتار میں ہے:

والا عونۃ والسعدۃیباحباح قتل الکل ویثاب قاتلھم۔ج۱۵ص۲۱۴

ترجمہ: تمام ظالموں، اُن کے مددگاروں اور مسفدین کا قتل جائز ہے اور اُن کا قاتل نیکی کا مستحق ہے۔

اور درمختار میں ہے:

وافتی الناصحی بو جوب قتل ل مؤذ، وفی شرح الوھبانیۃ:ویکون بالنفی عن البدل،وبالھجوم علی بیت المفسدین، وبالاخراج من الدار ، وبھدمھا،وکسردنان الخمر۔

ترجمہ: اور ناصحی نے ہر ضرر پہنچانے والے کے قتل کے وجوب کا فتویٰ دیا ہے۔ اور شرح وہبانیہ میں ہے: علاقے سے نکالنے۔ جلاوطن کرنے اور مفسدین کے گھر پر دھاوا بولنے سے (یعنی جس مکان میں وہ یہ فساد کرتے ہیں) اور اس مکان سے نکالنے سے، اور اس عمارت کو ڈھانے اور شراب کے مٹکوں کو توڑنے سے بھی تعزیر کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔

اس کے علاوہ سعادۃ یعنی مفسدین کے بارے میں فتاویٰ کتبِ فقہ میں بکثرت موجود ہیں۔

اکثر صحافیوں میں یہ تینوں صفات موجود ہیں، وہ بجائے توبہ کرنے اِن اعمال پر اصرار بھی کرتے ہیں؛ لہٰذا جن صحافیوں کا یہ کردار ہو اُن کا قتل شرعاً جائز ہے مگر ان کو پہلے تنبیہ کرنی چاہیے، پس جو اسلام دشمنی اور مسلمانوں کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے، اور فساد پھیلانے سے باز آجائیں تو ان کو معاف کیا جائے اور جو بدستور اپنے کام پر ڈٹے رہے تو ایسے لوگوں کے بارے میں اپنی جہادی پالیسی کے مطابق قدم اٹھایا جائے اور پھر کسی ملامت کی پرواہ نہ کی جائے۔ ہاں ان میں ڈیوہ ریڈیو، مشال ریڈیو، آزادی ریڈیو، ریڈیو آپ کی دنیا اور بی بی سی کے رپورٹروں کو بالعموم اور ان کے علاوہ صحافیوں اور میڈیا والوں میں جو زیادہ مضر ہیں ترتیب وار درجہ بندی کے ساتھ کارراوئی کی جائے،

والله هو الموفق والمعین

مسلمان صحافی بھائیوں کو نصیحت

اے صحافی! آپ ایک مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئے ہیں اور اسلام کو اپنا دین ظاہر کرتے ہیں۔ ایک مسلمان کے پاس سب سے قیمتی اثاثہ اس کا ایمان اور اس کا دین ہے، جان جائے تو کوئی پرواہ نہیں، مال جائے تو اللہ کہیں اور سے بندوبست کر دے گا، لیکن اگر دین جائے تو ہمیشہ کے لئے ذلت وخواری ہے، کتنے خطرے اور نقصان کی بات ہو گی اگر تھوڑی سی دنیا اور چند روزہ شہرت کی خاطر ایک مسلمان اپنے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور اسے پتہ نہ چلے اس سے بڑے خسارے کی بات اور کیا ہو سکتی ہے!!؟

:غور کیجیے۔۔۔رسول اللہ صلی اعلیہ وسلم فرماتے ہیں

بادروبالاعمل فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیہ مؤمنا ویمسی
کا فرا ویمسی مؤمناویصبح کافرایبیع الدین بعرض من الدنیا۔

ترجمہ: نیک اعمال کی طرف اُن فتنوں سے پہلے جلدی کرو جو فتنے تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح ہوں گے جن میں انسان صبح کو مسلمان ہو گا اور شام کو کافر، شام کو مسلمان ہو گا اور صبح کو کافر، دین دنیا کے سامان کے بدلے بیچ ڈالے گا۔

دیکھیں میرے بھائیو! کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنی زبان اور قلم کی وجہ سے اپنے قیمتی اثاثے ایمان سے محروم ہو جائیں، ہمارے لئے بنی اسرائیل کے اس عالم بلعام بن باعور کے واقعے میں بڑی عبرت ہے جو ایک عالم دین تھا اور مستجاب الدعوات تھا لیکن جب اس نے کفر کی حمایت میں مسلمانوں کے مقابلے میں فقد دعا کرنے کا ارادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ملعون کر دیا اُسے کتے کے ساتھ تشبیہ دی۔ علماء کرام نے بلعام کے کتے کے ساتھ تشبیہ کے بہت سارے اسباب بیان کئے ہیں، ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کتے کی ایک صفت ہے کہ اس کو جس گھر سے روٹی ملتی ہے وہ سارا دن اس گھر کے سامنے بیٹھا رہتا ہے اور جو کوئی بھی راستے سے گزرتا ہے اُس پر بھونکتا ہے، نہ اس کا خیال ہوتا ہے کہ راہ چلنے والا مسافر کون ہے اچھا انسان ہے یا غلط؟ اور نہ ہی کتے کو اِس بات سے کوئی سروکار ہوتا ہے کہ میں جس مالک کے دفاع میں بھونک رہا ہوں وہ اچھا انسان ہے یا غلط؟

توجہ فرمائیے۔۔۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھپکلی کے قتل کا حکم دیا ہے اور سبب یہ بیان فرمایا ہے کہ اُس نے ابراہیم علیہ السلام پر بھڑکائی جانے والی آگ میں پھونک ماری تھی، مسند احمد میں حضرت نافع سے روایت ہے کہ مجھے فاکہ بن مغیرہ کی باندی نے یہ واقعہ سنایا ہے کہ

دخلت علی عائشة رضی اللہ عنهافرأیت فی بیتها رمحا،فقلت یاام المؤمنین ماتصنعین بهذاالرمح؟ فقالت نقتل بہ هذه الاوزاغ،ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: ان ابراہیم لما القی فی النار،لم یکن فی الاض دابة الاتطفی النار،غیره الوزغ فانہ کان ینفخ علی ابراہیم،فامرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ بقتلہ۔

ترجمہ: فاکہ بن مغیرہؓ کی باندی کہتی ہے کہ وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی تو اُس نے اُن کے گھر میں نیزہ دیکھا تو پوچھا کہ اے ام المؤمنین !اس نیزے سے آپ کیا کرتی ہیں؟ تو ام المؤمنین نے فرمایا: اس سے ہم یہ چھپکلیاں مارتے ہیں، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے تو زمین میں ہر جانور نے اس آگ کو بجھانے کی کوشش کی سوائے چھپکلی کے؛ کہ وہ ابرہیم علیہ السلام پر لگی آگ کو پھونکتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا ہمیں حکم دیا۔ مسند احمد

منہ کی ایک پھونک کبھار بندے کی صف تبدیل کر دیتی ہے اور اُسے اسلام سے نکال کر کفر کے کھڈے میں ڈال دیتی ہے، اگرچہ ابراہیم علیہ السلام کے راستے پر چلنے والوں پر لگی آگ کو یہ پھونک نہیں بھڑکا سکتی بلکہ وہ ابراہیم علیہ السلام کی طرح آگ سے صحیح سالم نکلیں گے۔ انشاء اللہ

آج بھی جو ہو ابراہیم کا ایمان پیدا — آگ کر سکتی ہے انداز گلستان پیدا

اللہ تعالیٰ ہم سب کے ایمان کی حفاظت فرمائے اور ہمیں حق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین ثم آمین

ترتیب وتحریر:

شوریٰ علماء مجاہدین

{وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لا يَعْلَمُونَ.}

"عزت تو اللہ،اس کے رسول اور مئومنین کے لیے ہیں لیکن منافقین نہیں جانتے"

ادارہ عمر برائے نشر واشاعت

(حلقہ ملاکنڈڈویژن)

تحریک طالبان پاکستان

میڈیا کے بارے میں شوریٰ علماء مجاہدین کا تاریخی فتویٰ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اور مفتیان شرع متین ان صحافیوں، رپورٹروں اور میڈیا والوں کے بارے میں جو موجودہ جنگ میں مغرب اور سیکولرزم کا ساتھ دیتے ہیں، مجاہدین کو دہشت گرد اور امن دشمن جیسے ناموں سے یاد کرتے ہیں، صلیبی اتحاد میں شامل مرتد افوج کو شہید اور طالبان کو ہلاک کہتے ہیں، اسلام اور پیغمبر ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والوں کا دفاع کرتے ہیں، ڈیموکریسی اور جمہوریت کی دفاع کو اپنی پالیسی کا حصہ سمجھتے ہیں، مسلمانوں میں فحاشی اور بے حیائی پھیلاتے ہیں، اسلامی احکامات کے بارے میں طرح طرح کے پروپیگنڈے کرتے ہیں اور پھر اپنے آپ کو آزاد اور غیر جانبدار کہتے ہیں کیا از روئے شریعت ان کے لئے یہ آزادی جائز ہے؟

احسان اللہ احسان

مرکزی ترجمان تحریک طالبان پاکستان